مولانا محمد عبید اللہ عفیف

قسط (۲) آخری

الاستفسار

شقِ صدر

۷) **اس سلسلہ کی ساتویں حدیث اور اس کی حیثیت :**

"حدثنا ابو عمرو ابن حمدان حدثنا حسن بن نفیر حدثنا عمرو بن عثمان حدثنا بقیۃ بن الولید عن بحیر بن سعید عن خالد بن معدان عن عبد الرحمان بن عمرالسلمی عن عتبۃ بن عبد اللہ انہ حدثہ ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کیف کان اول شانک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال: "کانت حاضنتی من بنی سعد بن بکر فانطلقت انا وابن لہا فی بہم لنا ولم نأخذ معنا زاداً فقلت یا اخی اذہب فاتنا بزاد من عند امنا فانطلق اخی ومکثت عند البہم فاقبل طائران ابیضان کانہما نسران فقال احدہما لصاحبہ اھو ہو؟ فقال نعم، فاقبلا یبتدرانی فاخذانی فبطحانی للقفاء فشق بطنی ثم استخرجا قلبی فشقاہ فاخرجا منہ علقتین سوداوین فقال احدہما لصاحبہ ایتنی بماء ثلج فغسلا بہ جوفی ثم قال ائتنی بماء برد فغسلا بہ قلبی ثم قال ائتنی بالسکینۃ فذرہا فی قلبی ثم قال احدہما لصاحبہ خطہ فخاطہ وختم علی قلبی بخاتم النبوۃ" الخ (احمد، البدایہ والنہایہ ج۲، ۲۷۶)

اور مجمع الزوائد میں ہے :

"ثم قال ائتنی بالسکینۃ فذرہا فی قلبی ثم قال احدہما لصاحبہ حصہ فحصہ

وختم علیہ بخاتم النبوۃ" (مجمع الزوائد ص۲۲۲، ج۸) یہ روایت حاکم، ابو یعلیٰ ابن عساکر میں بھی ہے۔ دارمی میں یہ روایت ان الفاظ میں ہے:

"نعیم بن حماد حدثنا بقیۃ عن بحیر عن خالد بن معدان حدثنا عبد الرحمان بن عمرو السلمی عن عتبۃ بن عبد السلمی انہ حدثہ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ رجل کیف کان اول شانک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال کانت حاضنتی من بنی سعد بن بکر فانطلقت انا وابن لہا فی بہم لنا ولم ناخذ معنا زادا فقلت یا اخی اذہب فاتنا بزاد من امنا فانطلق اخی ومکثت عند البہم فاقبل طائران ابیضان کانہما نسران فقال احدہما لصاحبہ أھو ھو؟ قال الآخر نعم! فاقبلا یبتدرانی فاخذانی فبطحانی للقفاء فشقا بطنی ثم استخرجا قلبی فشقاہ" (سنن دارمی ص۸ باب کیف کان اول شان النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

کہ آپؐ سے ایک آدمی نے نبوت کے ابتدائی نشان دریافت کئے تو آپؐ نے فرمایا کہ ایک دن میں اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ بکریاں چرانے کیلئے جنگل کی طرف نکلا، کھانا ساتھ نہ تھا میں نے اپنے رضاعی بھائی کو کھانا لانے کیلئے اپنی رضاعی ماں حلیمہ سعدیہ کے پاس بھیجا۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے دیکھا کہ گدھ کی طرح کے دو سفید پرندے میرے پاس آئے۔ ایک نے دوسرے سے کہا، کیا یہ وہی ہے؟ دوسرے نے کہا، "ہاں!" تب دونوں نے جھپٹ کر مجھے پکڑا اور زمین پر لیٹ کر میرا پیٹ چاک کیا، دو سیاہ خون کے جمے ہوئے قطرے نکالے اور برف کے پانی کے ساتھ میرے پیٹ کو دھویا، پھر ایک نے دوسرے سے کہا، "ٹھنڈا پانی لاؤ" وہ ٹھنڈا پانی لایا اور دونوں نے اس سے میرے دل کو صاف کیا پھر ایک نے دوسرے سے سکینہ یعنی تسکین قلبی منگوائی اور اس کو میرے دل میں چھڑکا۔ پھر انہوں نے میرے پیٹ کو سی دیا اور میرے دل پر ختم نبوت کی مہر بھی لگا دی"

اس سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے اور "عن بحیرہ" کے الفاظ کے ساتھ روایت کرتا ہے اور اس کی معنعن روایت قبول نہیں ہوتی: "قال غیر واحد من الائمۃ بقیۃ ثقۃ اذا روی عن الثقات قال ابن المبارک صدوق لکن یکتب عمن اقبل وادبر وقال النسائی وغیرہ اذا قال حدثنا واخبرنا فھو ثقۃ وقال غیر واحد کان مدلسا فاذا قال عن فلیس بحجۃ" (میزان الاعتدال ص۳۳۱، ج۱)

کہ "بقیہ اس وقت ثقہ ہے جب یہ ثقات سے روایت کرے۔ عبداللہ بن مبارک اسکو صدوق تو کہتے ... گر ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ یہ ہر ایک ثقہ غیر ثقہ ... سے روایت کرتا ہے۔ امام نسائی اور دوسرے ائمہ جرح و تعدیل نے کہا ہے کہ جب "حدثنا" اور "اخبرنا" کہے تو ثقہ ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ اور دوسرے کئی ایک ائمہ نے کہا یہ ... مدلس ہے، جب "عن" سے روایت کرے تو حجت نہیں ہوتا"

چونکہ یہاں بھی "عن" سے روایت ہے اس لئے یہ روایت ضعیف ہے۔ (تحفۃ الاحوذی)

(ح) "حدثنا شیبان بن فروخ قال حدثنا حماد بن سلمہ قال حدثنا ثابت البنانی عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ جبریل وھو یلعب مع الغلمان فاخذہ فصرعہ فشق عن قلبہ فاستخرج القلب فاستخرج منہ علقۃ فقال ھذا حظ الشیطان منک ثم غسلہ فی طست من ذھب بماء زمزم ثم لأمہ ثم اعادہ فی مکانہ وجاء الغلمان یسعون الی امہ یعنی ظئرہ فقالوا ان محمدا قد قتل فاستقبلوہ وھو منتقع اللون قال انس وقد کنت اری اثر ذالک المخیط فی صدرہ" (صحیح مسلم ص۹۲ ج۱، باب الاسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفرض الصلوٰۃ)

مسلم کے علاوہ یہ حدیث البدایہ والنہایہ، مسند احمد بن حنبل اور دلائل ابو نعیم میں بھی ہے کہ:

"حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بچپن میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے تو جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر آپؐ کو زمین پر لٹا دیا، سینہ مبارک چاک کر کے دل باہر نکالا اور اس کے اندر سے خون کا ایک لوتھڑا نکالا، کہا کہ آپؐ کے جسم میں یہ شیطان کا حصہ تھا، اسے پھینک دیا، پھر سونے کے طشت میں آبِ زمزم کے ساتھ دل مبارک کو دھویا پھر اس کو اس کی اصل جگہ پر رکھ دیا۔۔۔ بچوں نے بھاگ کر آپؐ کے رضاعی والدین کو اطلاع دی کہ محمدؐ کو قتل کر دیا گیا۔ آپؐ کے والدین نے آکر آپؐ کا اڑا ہوا رنگ دیکھا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ کے سینہ مبارک پر ٹانکوں کے نشان دیکھے ہیں۔

پانچویں مرتبہ شقِ صدر:

پانچویں مرتبہ شق اس وقت ہوا جب آپؐ کو معراج کرائی گئی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں انسؓ بن مالک، ابا مالک بن صعصعۃ سے صحیح بخاری، صحیح مسلم میں ... احادیث صحیحہ مروی ہیں۔ ہم صرف صحیح بخاری کی ایک حدیث حوالۂ قلم کئے دیتے ہیں:

"عن انس بن مالک قال کان ابوذر یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فرج عن سقف بیتی و انا بمکۃ فنزل جبریل علیہ السلام ففرج صدری ثم غسلہ بماء زمزم ثم جاء بطست من ذھب ممتلیٔ حکمۃ و ایمانا فافرغہ فی صدری ثم اطبقہ" الخ (صحیح بخاری ص۵۰ باب کیف فرض الصلوٰۃ فی الاسراء)

"حضرت ابوذرؓ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک رات مکہ میں اپنے گھر میں سویا ہوا تھا تو میرے گھر کی چھت پھاڑ کر حضرت جبریلؑ تشریف لائے، انہوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر اسے آب زمزم سے دھویا۔ پھر ایمان و حکمت سے بھری ہوئی ایک طشتری میرے سینے میں انڈیل دی، پھر اس کو بند کر دیا"

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اگرچہ سیرت اور حدیث کی کتابوں کے مطابق آپؐ کے پانچ مرتبہ شق صدر کی کیفیت سے گذرنے کا ذکر ہے تاہم دوسری (یعنی دس سال کی عمر میں) اور تیسری (بیس سال کی عمر میں) اور چوتھی (آغازِ وحی کے موقع پر حرا میں) شقِ صدر کی احادیث و روایات کلام سے خالی نہیں ہیں۔ ہاں پہلی مرتبہ یعنی حلیمہ سعدیہ کے ہاں بچپن میں شقِ صدر اور پانچویں یعنی سفرِ اسراء کے وقت مکہ میں شقِ صدر کی احادیث صحیح ہیں۔ یعنی شقِ صدر حیاتِ طیبہ میں صرف دو دفعہ صحیح ثابت ہوتا ہے۔ تفصیل آپ کے گوش گذار کر دی گئی ہے۔ تاہم قاضی عیاض اور سید سلیمان ندوی ایسے سیرت نگاروں کو اصرار ہے کہ شقِ صدر حیاتِ مبارکہ میں صرف ایک ہی دفعہ ہوا۔ قاضی عیاض کے مطابق صرف بچپن میں حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس ہوا اور سید سلیمان کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ صرف سفرِ اسراء میں آپؐ پر یہ کیفیت گذری تھی اور بس! ——— اس ہیچمدان کو قاضی عیاض اور سلیمان ندوی کی جلالتِ قدر اور غزارتِ علمی کا پوری طرح اعتراف ہے۔ تاہم ان نابغہ روزگار بزرگوں کی یہ رائے راہِ صواب سے ہٹی ہوئی ہے۔

قاضی عیاض کی دلیل کا تو سر دست پتہ نہیں چل سکا۔ تاہم سہیلی نے روض الانف میں ان کی رائے کو مسترد کر دیا (جو آگے آرہا ہے) سید سلیمان۔ صحیح مسلم میں حماد بن سلمہ (یعنی بچپن میں شقِ صدر کے سلسلہ کی آٹھویں حدیث پر کچھ اس طرح تبصرہ کرتے ہیں:

"اس سلسلہ سند کے صحیح اور محفوظ ہونے میں کوئی شک نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ صحاح میں معراج اور شقِ صدر کی جس قدر روایتیں حضرت انسؓ سے مروی ہیں، ان کے دوسرے راوی تابعین میں حضرت انسؓ کے شاگردوں میں سے قتادہ، زہری، شریک اور ثابت بنانی چار شخص ہیں ثابت بنانی سے دو آدمی ان واقعات کو نقل کرتے ہیں۔ سلیمان بن مغیرہ اور حماد بن سلمہ۔

حماد کے علاوہ اور جو طرق اوپر مذکور ہوئے ان سب میں معراج کے واقعات کے آغاز میں شقِ صدر کا ذکر ہے۔ لیکن حماد نے اپنی روایت میں یوں کیا ہے کہ معراج کے سلسلہ میں وہ شقِ صدر کے ذکر کو ترک کر دیتے ہیں اور شقِ صدر کے واقعہ کو الگ اور مستقل بچپن کے زمانہ کی تخصیص کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ نہ صرف حضرت انسؓ کے شاگردوں میں سے کوئی بلکہ حماد کے دوسرے ہم درس طلبہ میں سے بھی کوئی ان کی تائید نہیں کرتا۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ امام بخاریؒ نے معراج کی حدیث حماد کے واسطہ سے نقل نہیں کی ہے۔ حماد کی نسبت اسماء الرجال کی کتابوں میں لکھا ہے کہ آخر عمر میں ان کا حافظہ خراب ہوگیا تھا۔ اسی سبب سے امام بخاریؒ نے ان کی روایتیں نہیں لی ہیں۔ امام مسلمؒ اپنی سمجھ کے مطابق کوشش کر کے خرابی حافظہ سے پہلے کی جو روایتیں انہیں ملی ہیں، اپنی کتاب میں لائے ہیں۔ میرا میلانِ تحقیق یہ ہے کہ حماد کی یہ روایت اسی خرابیٔ حافظہ کے زمانہ کی ہے کہ انہوں نے تمام معتبر راویوں کے خلاف شقِ صدر اور معراج کے مشترک واقعہ کو دو کر دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ امام مسلم بھی اپنی ترتیب بیان کے اشارات سے ایسا ہی کچھ بتانا چاہتے ہیں کہ معراج اور شقِ صدر کو الگ الگ زمانہ کے واقعات قرار دینے میں حماد سے غلطی ہوئی ہے۔ چنانچہ ثابت کے شاگرد حماد کی یہ حدیث جس میں معراج کے ساتھ شقِ صدر کا ذکر نہیں۔ پھر حماد کے ساتھی اور ثابت کے شاگرد سلیمان بن مغیرہ کی روایت ہے جس میں شقِ صدر کے ساتھ معراج کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حماد کی روایت ہے جس میں تنہا بچپن کے شقِ صدر کا تذکرہ ہے۔ بعد ازاں حضرت انسؓ کے دوسرے شاگردوں کی روایتیں ہیں جن میں شقِ صدر اور معراج کا واقعہ ایک ساتھ ہونا مذکور ہے۔" (سیرت النبی ص ۳۴۷، ۳۴۸)

آپ نے حضرت ندوی کی طویل گفتگو تقریر پڑھ لی۔ مگر ان کی طویل تقریر کا جواب یہ ہے کہ اصولِ حدیث میں یہ بات مسلّمہ ہے کہ ثقہ راویوں کی زیادتی مسلم ہے: "زیادۃ الثقۃ مقبول" (شرح نخبۃ الفکر)

جواب نمبر۲: امام نووی نے صحیح مسلم کی احادیث پر وارد شدہ اعتراضات کا جواب دینے کا التزام کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بھی ندوی صاحب کے اس احتمال کا کہ حماد کی یہ حدیث تغیر حافظہ کے بعد کی ہے، ذکر نہیں کیا۔ اگر یہ احتمال صحیح ہوتا تو وہ ضرور ذکر کرتے۔

جواب نمبر۳: حماد بن سلمہ کے علاوہ بچپن کے شقِ صدر کا ذکر دوسروں نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ مجمع الزوائد

ص ۲۳۲، ۲۳۳، ج ۸، زاد المعاد، سیرت ابن ہشام ص ۱۶۴، ۱۶۵، البدایہ والنہایہ ص ۲۷۴، ۲۷۵، ج ۲ اور روض الانف، زرقانی، دلائل بیہقی، دلائل ابی نعیم وغیرہ میں اس کا ذکر موجود ہے تاہم البدایہ والنہایہ میں ایک جید اور قوی سند سے اس کی تائید بھی ثابت ہے۔ وہ سند یہ ہے:

"قال ابن اسحاق حدثنی ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم قالوا له اخبرنا عن نفسك قال .... واسترضعت فی سعد بن بکر فبینما انا فی بہم لنا آتانی رجلان علیہما ثیاب بیض معہما طست من ذہب مملوء ثلجا فاضجعانی فشقا بطنی ثم استخرجا قلبی فشقاه فاخرجا منه علقة سوداء فالقیاہا ثم غسلا قلبی وبطنی بذلك الثلج حتی اذا انقیاہ ردّاہ کما کان" (البدایہ والنہایۃ، ص ۲۷۵، ج ۲ وھذا اسناد جید)

کہ "میں بنو سعد کی بکریاں چرا رہا تھا، دو فرشتے آئے اور انہوں نے مجھے لٹا کر میرا سینہ پھاڑا اور پھر میرا دل چیر کر اس سے سیاہ جما ہوا خون نکالا۔ بعد ازاں طلائی طشتری میں میرے دل اور پیٹ کو غسل دیا اور پھر اسی جگہ رکھ دیا۔"

علاوہ ازیں امام ابن کثیر اور دوسرے محققین نے دو دفعہ شق صدر کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ امام ابن کثیر فرماتے ہیں:

"ولا منافاۃ لاحتمال وقوع ذالك مرتین مرۃ وھو صغیر ومرۃ لیلۃ الاسراء لیتاھب للوفود الی الملأ الاعلیٰ ولمناجاۃ الرب عزوجل والمثول بین یدیه تبارك وتعالیٰ" (ص ۲۷۵، ج ۲)

کہ "بنو سعد بن بکر کے علاقہ میں آپؐ کے صغر سنی کے شق صدر اور اسراء کے موقع پر (مکہ میں) شق صدر میں کوئی منافات نہیں۔ کیونکہ احتمال ہے کہ صغر سنی کے بعد اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے اور اس کی پاک جناب میں کھڑے ہونے کی صلاحیت پیدا کرنے کیلئے دوبارہ پھر مکہ میں اسراء کے موقع پر شق صدر ہوا ہو۔"

محدث عبد الرحمان سہیلی سیرت ابنِ ہشام کی شرح میں فرماتے ہیں:

"وھذا الخبر یروی عنہ علیہ السلام علی وجہین احدھما انہ شق عن قلبہ و ھو مع رابتہ ومرضعتہ فی بنی سعد وانہ جیئ بطست من ذھب فیہ ثلج

فغسل بہ قلبہ والثانی فیہ انہ غسل بماء زمزم وان ذالک کان لیلۃ الاسراء حین عرج بہ الی السماء بعد ما بعث باعوام وفیہ انہ اتی بطست من ذھب ممتلئ حکمۃ وایمانا فافرغ فی قلبہ وذکر بعض من الف فی شرح الحدیث انہ تعارض فی الروایتین وجعل یأخذ فی ترجیح الرواۃ وتغلیط بعضھم ولیس الامر کذالک بل کان ھذا التقدیس وھذا التطھیر مرتین الاولی فی حال الطفولیۃ لینتقی قلبہ من مغمز الشیطان ولیطھر ولیقدس من کل خلق ذمیم حتی لا یلتبس بشیئ مما یعاب علی الرجال حتی لا یکون فی قلبہ شئ الا التوحید ولذالک قال فولیا عنی یعنی الملکین وکانی اعاین الامر معاینۃ والثانیۃ فی حال الاکتھال وبعد ما نبئ وعند ما اراد اللہ ان یرفعہ الی الحضرۃ المقدسۃ التی لا یصعد الیھا الا مقدس وعرج بہ ھنالک لتفرض علیہ الصلاۃ ولیصلی بملائکۃ السموات ومن شان الصلوۃ الطھور فقدس ظاھرا وباطنا وغسل بماء زمزم۔" (روض الانف، ج ۲، ص ۱۷۲، ۱۷۳)

کہ شقِ صدر کی خبر دو طرح ثابت ہے (۱) جب آپؐ اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ اپنے رضاعی قبیلہ بنو سعد بن بکر کے علاقہ میں تھے، آپؐ کا شقِ صدر ہوا اور طلائی پلیٹ میں آپؐ کے قلب مبارک کو غسل دیا گیا۔

(۲) نبوت وبعثت کے چند سال بعد معراج کی رات، معراج کے سفر سے تھوڑا پہلے مکہ میں آپؐ کا سینہ مبارک کھولا گیا۔ اس دفعہ حکمت وایمان سے لبالب ایک طلائی تھال آپؐ کے دل مبارک پر چھڑک دیا گیا۔ بعض شارحینِ حدیث نے ان دونوں روایات میں تعارض پیدا کر کے بعض راویوں کو ترجیح دے کر بعض راویوں کی تغلیط کی ہے مگر یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپؐ کو دو مختلف عمروں اور مختلف موقعوں پر اس تقدیس اور تطہیر سے نوازا گیا ہے (۱) شیطانی وساوس اور انسانی رذائل سے آپؐ کے دل کو پاک کرنے اور توحید خالص کیلئے آپؐ کے دل کو فارغ کرنے کیلئے آپؐ پر شقِ صدر کی کیفیت ڈالی گئی۔ اس لئے حدیث میں ہے کہ وہ دونوں فرشتے چلے گئے اور میری کیفیت یہ تھی کہ گویا اس معاملہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں (ب) ادھیڑ عمر میں بعثت کے چند سال بعد اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنی جناب میں حاضر کرنے، فرشتوں کی امامت کرانے اور نمازیں فرض کرنے کیلئے جب اپنے پاس آپؐ کو بلایا تو پھر آپؐ کا سینہ چاک کر کے

آپ کو ظاہری و باطنی طور پر پاک کر دیا اور آب زمزم سے آپ کو غسل دیا۔

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر فرماتے ہیں،

«ارجح عیاض ان شق الصدر کان وھو صغیر عند مرضعتہ وتعقبہ السھیلی بان ذالك وقع مرتین وھو الصواب وسیأتی تحقیقہ عند الکلام علی حدیث شریك فی کتاب التوحید» (فتح الباری، پ، ص ۲۲۸)

کہ، "قاضی عیاض نے بچپن کے شقِ صدر کو ترجیح دی ہے۔ لیکن محدث سہیلی نے قاضی عیاض کا تعاقب کرتے ہوئے کہا ہے کہ شقِ صدر دو دفعہ ہوا تھا اور یہی صحیح ہے۔ مزید تفصیل کتاب توحید میں آئے گی"

حافظ سیوطی نے بھی حافظ ابنِ حجر کی بات نقل کی ہے:

«فان قیل شق الصدر انما وقع وھو صغیر فالجواب انہ وقع مرتین الثانیۃ عند الاسراء تجدیدا للتطھیر وزاد ابن حجر ثالثۃ عند البعث کذالك بغار حراء اخرجہ الطیالسی» (توشیح۔ حاشیۃ بخاری ص)

"اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ شقِ صدر تو صرف بچپن میں ہوا تھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں! بلکہ تجدیدِ تطہیر کیلئے اسراء کے موقع پر بھی ہوا تھا۔ ابنِ حجر نے تو ابو داؤد طیالسی کے حوالے سے تیسری بار غارِ حراء کے پاس بھی شقِ صدر کا ذکر کیا ہے"

فیصلہ:

بہرحال ہمارے نزدیک شقِ صدر دو دفعہ ہوا تھا۔ ایک دفعہ بچپن میں جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی رضاعی والدہ محترمہ حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس قبیلہ بنو سعد بن بکر کے علاقہ میں پرورش پا رہے تھے۔ اور دوسری دفعہ مکہ مکرمہ میں جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج کے مقدس سفر کے لئے لیجایا گیا تھا۔ اور یہی صحیح ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم وحکمہ احکم!